ناپنے کا ایک پیمانہ یہ بھی ہے کہ وہاں اقلیتوں کی سماجک اور سیاسی حالت کیا ہے؟ اس پیمانہ پر دیکھیں تو بھارت کی عجیب وغریب تصویر ابھرتی ہے۔ ہمارا آئین سب ہی شہریوں کو مساوی حقوق دیتا ہے اور اس میں مذہب، ذات اور نسل کا بھید نہیں کرتا بلکہ اقلیتوں کو تعلیمی وسماجک مواقع کی خاص گارنٹی بھی دیتا ہے پر ان کے ساتھ سلوک کی حالت یہ ہے کہ اقلیتیں خود کو لگاتار غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں۔

اکثریتی طبقہ کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی کے پاس مسلمانوں کو مطمئن کرنے کا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔ پر اکثریت کے ووٹ اکثر پانے والی کانگریس یا جنتا دل کے بارے میں بھی اگر ان کے دل میں پس وپیش ہے تو وجہ یہی ہے کہ یہ دل بھی عین انتخاب کے موقع پر ہی مسلمانوں کو جھانسہ دیتے جاتے ہیں اور آگے پیچھے ان کی فلاح وبہبود کے لئے لمبے چوڑے اعلانات کی حد سے آگے کچھ نہیں ہے یعنی اقلیتوں کے پاس جھیلنے کے لئے ایک طرف آتنک (دہشت وخوف) ہے تو دوسری طرف انتخابی وعدوں کی چاردہائیاں۔ ہماری اکثریت کی سوچ پر اس سے دردناک تبصرہ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

مقامِ شکر ہے کہ اب ہندوستان کے اکثریتی طبقہ کے بعض لوگوں میں ہندوستان کی بڑی اقلیت کے بارے میں غور وخوض اور توجہ کرنے کی تحریک تو شروع ہوئی ہے یہی غنیمت ہے اور مظلوم اقلیت اسی پر ہی اطمینان کا سانس لینے پر مجبور ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہندوستان میں ہر انتخاب خیر وعافیت سے ہوتے رہیں۔ انسانی جان ومال کی قتل وغارت گری سے ہم دور رہیں، یہ ہر ہندوستانی کے دل کی آواز ہے۔ مرنے والا چاہے مسلمان ہو، ہندو ہو یا سکھ ہو اور یا عیسائی یا کسی دیگر مذہب کا، انسانی جان قیمتی ہے اور انسانی جان کی حفاظت دنیا کے ہر آئین ومذہب نے دی ہے، اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے اور اپنی ہٹ دھرمی سے جتنا جلد ہو سکے کنارہ کشی اختیار کرے، اسی میں ملک کا اتحاد اور سالمیت محفوظ ہے۔